پر مرا مطلب تو یہ کچھ ہے کہ تیرے در سوا
سر فرو لاؤں نہ میں پیشِ درِ نوّاب و خاں۱۲۵
اس سوا اور کیا تمنّا ہے ، کروں میں جس کو عرض
چیز کیا ہے سایۂ دنیا بہ پیشِ عاقلاں۱۲۶
کر تُو تو **سودا** اب قصیدے کو دعائیے پہ ختم
گو خطاب اِس کو دیا ہے تُو نے "بحرِ بے کراں"۱۲۷
تاکہ ہیئت کو زمانے کی ہے یا مولا قرار
منجمد جب تک ہے اجزاے زمین و آسماں۱۲۸
دوستوں کو تیرے نت اَوجِ سعادت ہو نصیب
خاک ، ذلّت سے رہیں یکساں ہمیشہ ، دشمناں۱۲۹

(۶)

در منقبتِ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

یار و مہتاب و گُل و شمع بہم چاروں ایک
میں ، کتاں ، بلبل و پروانہ یہ ہم چاروں ایک[1]

۱۲۵- سر فرو لاؤں نہ میں در پیشِ ہر نواب و خاں (ار) -
۱۲۶- کروں میں جس کی عرض (ار) - دین اور دنیا بھی ہے کچھ پیشِ فہمِ عاقلاں (ار) -
۱۲۷- کر تو اب **سودا** قصیدے کو (ایچ ، ار) -
۱۲۸- تاکہ ہمت کو زمانے کی ہے (آ) - منجمد جب تک ہیں (فو) -
۱۲۹- خاکِ ذلّت میں رہیں (ار ، فو ، ن) - خاکِ ذلّت پر رہیں (بر) -
(۶) سب نسخوں میں شامل بجز 'ار' - ابوالحسن کے مطابق ، سودا نے در اصل یہ قصیدہ نواب مہربان خاں رند کی مدح میں لکھا تھا لیکن بعد میں حضرت علیؓ کے نام کردیا -

Scanned with CamScanner

ہے مجھے ابر و ہوا ، شیشہ و جام اب کہ ہوئے
گریہ و نالہ ، دل و دیدۂ نم ، چاروں ایک[۲]

یار ہی کُلبۂ احزاں میں نہ ہووے تو ہمیں
خلوت و شمع و دل و داغِ الم چاروں ایک[۳]

آہ کس کس سے بچے دل کہ ہوئے ہیں تیرے
غمزہ و ناز و ادا ، عُشوہ ، صنم چاروں ایک[۴]

بادِ تند و شررِ برق و خس و خار اے یار
خُو تری خلق ہوئی ہو کے بہم چاروں ایک[۵]

یار ، اُس کو ، ہے جسے تجھ سے رضا و تسلیم
لطف و اشفاق ، ترا جور و ستم چاروں ایک[۶]

جس کے تُو پاس نہ ہووے تو اُسے عالم میں
مجلس و شادی و تنہائی و غم ، چاروں ایک[۷]

۲- شیشہ و جام آب ہوئے (آ) - شیشہ و جام اب کے ہوئی (ن) - ہے مجھے اب وہ ہوا شیشہ و مے جام کہ یہ (ایچ) - گریہ و نالہ و دل دیدۂ نم چاروں ایک (آ ، ایچ ، ل) -

۳- یار گر کلبۂ احزاں میں (بر) - یار اگر کلبۂ احزاں میں (ب ، ن) - دل و داغ و الم چاروں ایک (ایچ) - خلوت و شمع دل و داغِ الم (ب ، ن) -

۴- غمزہ و عشوہ ادا ناز صنم چاروں ایک (آ ، ل ، ی) -

۵- شرر و برق و خس و خار (آ ، ایچ ، ب ، ل ، فو ، ی ، ن) - خُو تری خلق ہوئی مل کے بہم (ل ، بر) -

۶- ناز اس کو ہے جسے تجھ سے (ب ، ن) - یہ شعر نسخہ جات ل ، ی میں نہیں ہے -

سبزہ و ابر و ہوا ، گُل ، نہ سدا ہوں یکجا
ساقیا ، جام ، کہ ہیں یہ کوئی دم چاروں ایک[۸]

آن کے نزدیک ، جو ہیں خاک نشینِ درِ یار
مسند و روے زمیں ، تخت و کلم چاروں انک[۹]

زاہد و پیرِ مغاں ، برہمن و شیخ ، اے یار
دل میں رکھتے ہیں ترے ہاتھ سے غم چاروں ایک[۱۰]

کر دیا پل میں کرشمے نے تری آنکھوں کے
مسجد و مے کدہ و دیر و حرم چاروں ایک[۱۱]

خرد و ہوش و دل و دین کریں ہیں پیدا
دیکھ کر یار تجھے ، صورتِ رَم چاروں ایک[۱۲]

کاغذ و خامہ و تحریر و مرکّب **سودا**
ہو کے کہتے ہیں بہ یک اہلِ کرم چاروں ایک[۱۳]

شاہِ مرداں تری خلقت جو نہ ہوتی منظور
ہوتے عُنصر نہ کبھو مل کے بہم چاروں ایک[۱۴]

۸- ہوا گُل نہ ہوں چاروں یکجا (ایچ متبادل) ۔ ساقیا جان کہ ہیں یہ (آ ، ل) ۔
۹- جو ہیں خاک نشین دربار (ن) ۔
۱۰- زاہدا پیرِ مغاں (ایچ) ۔ زاہد و پیرِ مغاں ، شیخ و برہمن اے یار (فو) ۔
۱۱- کر دیے پل میں کرشمے نے ترے آنکھوں کے (ن) ۔ مے کدہ و دیر حرم چاروں ایک (ب) ۔
۱۲- خرد و ہوش دل و دین (ن) ۔ دل و دین کریں ہیں پرواز (آ) ۔
۱۳- کہتے ہیں بہ یک اہلِ قلم چاروں ایک (ف ، بر) ۔
۱۴- شاہ مرداں جو نہ ہوتی تری خلقت منظور (ل) ۔

دشمن و دوست ، بد و نیک زمانے کے بیچ
حکم رکھتے ہیں ترے پیشِ کرم چاروں ایک[15]

ماہِ نو ، پشتِ فلک ، قوسِ قزح ، تیرِ شہاب
بارِ احساں سے ترے رکھتے ہیں خم چاروں ایک[16]

خلق سمجھے ہے کہ ہیں نزد تری بخشش کے
اشرفی ، روپیہ اور دام و درم چاروں ایک[17]

یہ غلط فہمی ہے ، ہیں ورنہ تری ہمّت پاس
دُرِ مکنون و خزف ، قطرہ و یم چاروں ایک[18]

طبعِ انساں میں ، ترے عدل سے رکھتے ہیں اثر
حنظل و آبِ بقا ، شربت و سم چاروں ایک[19]

ستم و ظلم و تعدّی و جفا ، عالم سے
ہو کے آپس میں گئے سوے عدم چاروں ایک[20]

آفت و قہر و بلا و غضب ، آفاق کے بیچ
ہو کے پوجیں ہیں تری تیغ کا دم چاروں ایک[21]

۱٦- یہ شعر نسخہ ی میں نہیں ہے -
۱۷- خلق سمجھے ہے کہ ہے نزد (آ) - نزد ترے بخشش کے (ن) - خلق سمجھے ہے کہ ہیں آگے تری بخشش کے (ایچ ، بر) - خلق سمجھے ہے کہ تیرے ہیں بزورِ بخشش (ایچ متبادل) - اشرفی ، روپیہ ، دینار و درم (آ) - اشرفی ، روپیہ و دام و درم (بر) -
۱۸- یہ غلط فہمی میں ہیں ورنہ (ف) - یہ غلط فہمی ہے ورنہ تری ہمت کے پاس (آ ، ایچ ، ل ، فو ، بر) - در مکنون و خذف (ن) -
۱۹- عدل سے رکھتی ہے اثر (آ ، ایچ ، بر) - طبع انساں ترے عدل میں رکھتی ہے اثر (ایچ متبادل) - یہ شعر نسخۂ ف میں نہیں ہے -
۲۱- مل کے پوجیں ہیں (ایچ ، ف) - ہو کے پوجے ہیں (فو ، ن) - ہو کے آپس میں ترے تیغ کا دم (ن متبادل) -

در پئے عدل ہے اتنی ، جو لگے وہ دو پر
مانپیے اُن کو تو نے بیش و نہ کم چاروں ایک۲۲

حکم رکھتے ہیں بہ میدانِ سخن تیرے پاس
نیزہ و تیرِ قضا ، سیف و قلم چاروں ایک۲۳

شیر و پیل و بُز و رُوباہ ترے آگے سے
بھاگ جانے میں ہیں دُم کر کے علم چاروں ایک۲۴

رنگِ عشّاق و ہوا ، برق ، زمانے کے بیچ
تیرے توسن کا ہوئے مل کے قدم چاروں ایک۲۵

وہم و اندیشہ ، خیال اور وہ معشوق نژاد
رکھتے ہیں قطع مسافت میں یہ دم چاروں ایک۲۶

انوری ، سعدی و خاقانی و مدّاح ترا
رتبۂ شعر و سخن میں ہیں بہم چاروں ایک۲۷

۲۲- اتنی وہ لگے گر دو پر (ایچ) - ناپیے ان کو تو (ن) - پائیے اُن کو تو (فو) - اُن کو تو نہ بیش و نہ کم چاروں ایک (ج) -

۲۳- حکم رکھتے ہیں ترے آگے بہ میدانِ جدال (فو) - سیف و الم چاروں ایک (ایچ) -

۲۴- شتر و پیل و بُز و رُوباہ (آ) - شیر پیل و بُز و رُوباہ (ن) - بھاگ جانے میں ہے دُم کر کے علم (ج) - بھاگ ہی جاتے ہیں دُم کر کے علم (آ) - بھاگ جاتے ہیں دُمیں کر کے علم (فو) -

۲۵- تیرے توسن کا ہوا مل کے قدم (آ ، ل) - پوجیں توسن کا تیرے مل کے قدم (ایچ) - تیرے توسن کے ہوئے مل کے قدم (فو ، ب ، بر ، ن) -

۲۶- معشوق نزاد (ن) - یہ شعر نسخہ جات ل ، ی میں نہیں ہے -

۲۷- رتبۂ شعر سخن میں (ب) -

ایک ڈنکا ہے اب اقلیمِ سخن میں اُن کا
رکھتے ہیں زیرِ فلک طبل و علم چاروں ایک۲۸

سخن و نُطق و زباں اور فصاحت اُن کی
سن کے سحباں کہے نے لا و نعم چاروں ایک۲۹

عیب بیں ہو کے جو دیکھے کوئی اُن کے اشعار
آنکھیں اُس شخص کی اور گوشِ اصم چاروں ایک۳۰

جوہری ہووے جو بازارِ سخن کا سو کہے
قدر و قیمت میں ہیں باہم یہ رقم چاروں ایک۳۱

شیشے موتی سے نہیں کام کسو کے اُن کو
ہو کے اس بات پہ کھاتے ہیں قسم چاروں ایک۳۲

ہجو گر اُن کی ہو منظور کِسی شاعر کو
کر جدا ایک کو اُن سے کہے ہم چاروں ایک۳۳

کر دعائیے پہ **سودا** تُو سخن ختم کہ ہیں
اثر و وقت و زباں دست بہم چاروں ایک۳۴

یا الٰہی طرب و جشن و نشاط و ممدوح
رہیں آفاق میں تا حشر کے دم چاروں ایک۳۵

۲۹- سخن و نطق زباں (آ ، ایچ ، ب ، ن) - کہے یہ لا و نعم چاروں ایک (ب ، ن) - کہے بے لا و نعم چاروں ایک (ل ، بر) -

۳۰- عیب میں ہو کے (آ ، ایچ ، ی) -

۳۱- جو بازارِ سخن کا پرکھے (آ) - بازار سخن کا وہ کہے (فو) -

۳۲- نہیں کام کسی کے ان کو (آ ، ایچ ، ل ، ی) - یہ شعر نسخۂ ن میں نہیں ہے -

۳۳- کر جدا ایک سے ان کو کہے ہم چاروں ایک (ایچ ، فو) -

۳۴- اثر و وقت زباں (ن) -

۳۵- یہ شعر نسخۂ ج میں نہیں ہے -

Scanned with CamScanner

اردو کا کلاسیکی ادب

کلیاتِ سودا

جلد دوم

قصائد

مرتبہ
ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی

مجلس ترقیِ ادب ۔ لاہور

Scanned with CamScanner